وَمَن یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

(جس نے رسولِ خدا کا حکم مانا اُسنے بیشک خدا تعالیٰ کا کہا مانا)

ٹریکٹ نمبر ۱

رسولوں کے اعمال

منجانب بابا ابو رحمت حسن صاحب القادری میرٹھی

فروری سنہ ۱۹۱۰ء

باہتمام منشی نذیر حسین پروپرائٹر النذیر پریس میرٹھ میں چھپا

بار اوّل | قیمت ۱ر | ۵۰۰ جلد

ٹریکٹ نمبر ۱

رسولوں کے اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال اللہ تبارک وتعالیٰ (۱) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا (النحل ۵) ترجمہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی طرف سے ہم نے بھیجا ہے ہر اُمّت میں رسول۔

(۲) وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (الفاطر ۳) ہر ایک اُمّت میں گزرا ہے نذیر۔ نذیر سے مراد رسول خدا ہے۔

ان آیتوں میں خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ہر ایک جماعت میں رسول گزرا ہے۔

چونکہ آریے بھی ایک پوری جماعت ہیں اسواسطے ان آیتوں کے ارشاد کے موافق ان میں بھی نذیر یعنی رسول گزرا ہے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ان میں کونسا رسول گزرا ہے۔

چونکہ یہ آریے ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں بلکہ اور آریوں کی نسل ہیں اور اس ملک میں دوسری جگہ سے آکر فروکش ہوئے ہیں اسواسطے یوں سمجھ لینا چاہیئے کہ جو رسول انکے اعلےٰ مورثوں کیلئے گزرا ہے وہی انکے لئے بھی گزرا ہے پس اگر یہ لوگ ایرانی نسل ہیں تو وہ ایرانی رسولوں میں سے ہوگا اگر یہود کا شعبہ ہیں تو یہود میں سے ہوگا چونکہ یاد رکھنا انکا فرض تھا اور انہوں نے اسکو یاد نہیں رکھا اسواسطے آج اسکا تجسس ذرا مشکل ہے اور انہی کا فرض ہے کہ یاد کر کے اسکا پتہ دیں۔

۱۔ چونکہ کسان ایک کھیت ایک پیداوار ایک اسواسطے جس جس مزدور نے کھیت میں نولائی کھودائی بھرائی وغیرہ جو کچھ بھی کام کیا ہے وہ سب ایک ہی قسم کا ہے اب چند مزدوروں کی نسبت اگر کوئی دعویٰ کرے کہ فلاں کھیت میں انہوں نے فلاں کام کیا ہے تو وہ مدعی سچّا اُسی وقت قرار دیا جاویگا کہ جب مدعا علیہ شخصوں کا کام دوسرے مزدوروں کے موافق ہو اور کسان انکے کام کرنے کی شہادت دیوے اور کھیت میں کی خبریں وہ سب یکساں ہیں۔ اسلئے

اوتار بتانے والے اور اوتاروں کو رسول ماننے والے غور اور تدبر سے کام لیں جس
وثوق کے ساتھ قرآن رسولوں کے اعمال بیان کرتا ہے ویسے ہی وہ بھی اوتاروں میں
ثابت کردیں۔

دیانندی بھی ہمت کریں ویدوں میں سے رشیوں کے اعمال دکھا دیں اور آیات مذکورہ
کے موافق دکھا دیں کہ کس جگہ پرمیشور نے انکا خدا پرست ہونا۔ بتوں کی پرستش سے روکنے والے
ہونا۔ صاحب وحی ہونا۔ خیرات کرنے والے ہونا۔ زکوٰۃ دینے والے ہونا۔ نماز خوان
ہونا خاشع خاضع ہونا وغیرہ بیان فرمایا ہے اور ایران سے لیکر برھما تک اور کوہ شوالک سے
لنکا تک زمین موجود ہے بتائیں۔ برہما جی سے لیکر بیاس جی یا دیانند جی کس کس رشی نے کس کس
مقام میں مسجدیں قائم کیں نمازیں پڑھیں زکواتیں دیں بتوں کو توڑا۔ توحید پھیلائی جب زمین پر اوتاروں
اور آریوں کے رشیوں کی بابت مذکورہ نشان ملتے ہی نہیں اور نہ وید ہی انکے صفات بیان کرتا ہے
بلکہ ہر جگہ انکے متبعین کی بدولت بھانت بھانت کے بت نصب قائم اور غیر کی پرستش جاری ہے
تو صاف عیاں ہے کہ ویدوں کے رشی رسول نہیں اور من جانب خدا نہیں لوگ زبردستی سے انہیں
نبی اور رسول اور خدا کا اوتار بنانا چاہتے ہیں۔

(۲) مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ
كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ط
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران ۸) ترجمہ کسی بشر کا کام نہیں کہ
اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور حکم اور نبوۃ دے اور وہ لوگوں سے کہے کہ تم میرے پوجاری بن جاؤ
اللہ چھوڑ لیکن شان بشر یہ ہے کہ وہ لوگوں سے کہے کہ تم مربی ہو جاؤ اس سبب کہ تم کتاب کا سبق
اور درس دیتے تھے تورات پڑھتے پڑھاتے تھے نیز بشر کا کام یہ بھی نہیں کہ تمہیں کہے کہ تم فرشتوں
کو اور نبیوں کو اپنا معبود بنا لو کیا بشر تمہیں حکم سکھائیگا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو
یہ ہے شان انبیا و رسولاں کہ جب انکو خدا کی کتاب اور حکم اور نبوۃ مل جاتی ہے تو وہ لوگوں
کو ربانی مربی بنانے کی کوشش کرتے ہیں اعلیٰ درجے کی تعلیم دیتے توحید سکھاتے ہیں شرک اور

جبکہ خدا ایک زمین ایک۔ انسان ایک۔ اور رسول سب کے سب ایک ہی رسالت پر مامور ہیں تو
پُرضرور ہے کہ سب کی رسالت یکساں ہو اور خدا تعالیٰ ان پر گواہی دے اور سب کے مضامین ملتے
جُلتے ہوں۔ چنانچہ قرآن مجید اسکی خبر دیتا ہے کہ

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ
مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (النحل ۵) **ترجمہ** اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر اُمت میں ہمنے بھیجا
ہے رسول اور سب کی رسالت یہی تھی کہ او آدمیو تم اکیلے معبود کی پرستش کرو اور من مانے معبودوں
بُتوں کی پوجا اور ہر قسم کے شرک سے الگ رہو۔ سو ان امتوں میں سے کسی کسی کو ہدائت الٰہی نصیب
ہوئی اور کسی کسی پر خدا تعالیٰ کا عذاب گمراہی ثابت ہوئی پس رسالت کے منکرو حق کی تکذیب کرنیوالو
تم زمین پر چل پھر کر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

اس آئت کے تین ٹکڑے ہیں پہلا منجانب اللہ رسولوں کی رسالت پر تصدیق اور مہر کا حکم رکھتا
ہے کہ وہ رسول ہمارے تھے دوسرا رسالت کا پتہ دیتا ہے کہ انکی رسالت فقط دو چیزیں اعلےٰ
درجے کی تھیں اول خدا پرستی کی ہدائت دویم بُت پرستی کی ممانعت رسولوں میں بعد مکانی اور زمانی
اور اختلاف زبان گو کتنا ہی ہو مگر سب کی تعلیم واحد ہی ہوتی ہے۔ پس جس رسول کی رسالت مذکورہ بالا
ہوگی وہ خدا کا رسول ہے خواہ کسی ملک یا زبان یا زمان کا ہو اور جو اسکے خلاف ہے ہے خلاف ہے۔

جیسے دریا کا پانی اگر ہزاروں کا نگڑیوں میں بھر کر ہزار آدمی مختلف الزماں اور مختلف المکان
لے جاویں لیکن اگر گنگا ہی ہے تو سب کا پانی رنگ اور بو اور مزے میں یکساں ہوگا اور تاثیر
بھی واحد ہی ہوگی۔ تیسرا ٹکڑا تاثیر کا مشعر ہے کہ رسولوں کی تعلیم سے لوگ راہ پاتے مراد کو پہنچتے
ہیں چنانچہ خدا کے رسولوں کے متبعین نے سطرح مراد اور راہ فلاح پائی اور مخالف سدا ناکام
و نامراد رہے اور یہ انکی زندگی کے حالات ملاحظہ کرنے سے عیاں ہے۔

چونکہ زمین پر رسول اور انکے مخالف و متبع ہوتے ہیں اسواسطے رسولوں کے وصال کے
بعد بھی زمین انکی رسالت کی صداقت متبعین کا جلو مخالفین کی تباہی کی شہادت خود بخود دیتی رہتی
ہے اسواسطے چوتھے ٹکڑے میں حکم ہوتا ہے کہ اے رسالت کے منکرو تم خود ہی چل پھر کر پتہ لگاؤ کہ

ناکامی کسکو نصیب ہوئی اور کامیاب کون ہوئے پس جو کامیاب نکلے وہی رسولی ہیں ۔

(آریہ بھائی) دیانندجی کے چیلے ذرا پر مشہور کے مکان (اجودھیا) رام چندر کے گھر پر نگاہ اُٹھاکر دیکھیں اسکو مسجد بنایا ہے تو کسنے ۔

(۲) متھرا کرشن بھگوان کا گھر اسکو بھی نبی کی مسجد بنایا تو کسنے ۔

(۳) قنوج وغیرہ ہر قصبے اور شہر کے اعلیٰ بُتخانے کو توڑکر مسجد بنایا ہے تو کسنے ۔

(۴) (ایرانی بھائی) بلخ اور توران اور ہر شہر کے آتشکدہ کو بُجھاکر خاکِ سیاہ بنایا ہے تو کسنے اور انکی جگہ مسجدیں قائم کی ہیں تو کسنے ۔

(۵) پھر کل زمین پر چل پھر کر دیکھ لینا کہ ہر غیر کے معبد اور مندر کو توڑکر اکیلے خدا کی پرستش کا گھر بنایا ہے تو کسنے ۔ خود ہی جواب مل جائیگا کہ خدا کے رسول کے فرمان برداروں نے جنکے ایمان والا ہونے اور ہدائت پاجانے کی تصدیق آیہ کریمہ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ میں ہے ۔

ہندوؤں کے بزرگوں کو اوتار بتانیوالے اور اوتاروں کو رسول ماننے والے یہاں پر تامل اور تدبر کریں کہ آئت کریمہ کیموافق خدا کی کتاب سے انکی رسالت کی شہادت اور رسولوں کی رسالت سے ان کی رسالت اور روئے زمین پر انکی ہدائت کی تاثیر کرجانے کی صداقت کہاں ملتی ہے ۔

آریوں کو اگر انکے اگنی وایو ادتیہ انگرا کے حامل وحی ہونے کا گمان ہے تو ہمت کریں اول ویدوں سے انکا اسم ان کی رسم اور رسالت ثابت کریں پھر انکی رسالت کو ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت سے ملائیں بعدازاں انکے متبعین کی ہدائت کا نشان دکھائیں کہ انہوں نے کہاں کہاں توحید پھیلائی کس کس شہر کے بُتخانے توڑے اور زمین پر کس کس جگہ اکیلے خدا کے لئے عبادت خانے بنائے ۔ تاکہ وہ سچے رسول قرار دئے جائیں ۔

(۲) جبتک قول اور فعل میں موافقت و مطابقت نہیں ہوتی کوئی کسی کی بات نہیں مانتا اسواسطے اللہ تعالیٰ رسولوں کے اعمال کی مدح فرماتا ہے وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَوٰةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ (الانبیاء ۵)

ترجمہ اور ہمنے رسولوں کو بنایا امام ہدائت وہ راہنمائی کرتے تھے ہمارے حکم سے اور ہماری ہی پوجا کیا کرتے تھے ہمنے وحی کیا تھا ان پر بھلائیاں کرنا اور نمازوں کو قائم رکھنا

اور زکوٰۃ دینا۔

اس سے واضح ہے کہ رسول خدا پرست ہی ہوا کرتے ہیں بت پرست نہیں ہوتے کیونکہ بت پرستی عیب ہے اور اسکا مرتکب دوسروں کو اس سے روک نہیں سکتا۔ بالفرض خود مشرک ہوتے یا خدا پرست نہ ہوتے تو مشرک انکے کہنے سے شرک نہ چھوڑتے بلکہ صاف کہتے کہ تو بھی تو کل یہی کام کرتا تھا جس سے آج ہمیں روکتا ہے اسلئے یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول گناہوں سے پاک صاف ہوتے ہیں اور امام ہدایت ہوتے ہیں انکو عون الٰہی ہر وقت وحی ہوتی رہتی ہے۔ نیز اسی سورہ میں وارد ہے کہ

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ترجمہ خداتعالیٰ کے رسول بڑی سرعت کے ساتھ نیکیاں اور خیرات کرتے تھے اور ڈر اور توقع سے ہمسے طالب ہوتے اور ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے روبرو ہی گڑگڑایا کرتے تھے۔

اس سے واضح ہے کہ رسول نیکیوں کا نمونہ ہوتے تھے حکم برداری میں نمونہ بنکر آتے تھے تاکہ لوگ انکی نظیر پکڑیں اور انکے موافق نیک بنیں۔

چنانچہ انبیا کی تواریخ قرآنی مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک رسول اس دنیا میں امام ہدایت تھا نیکیوں میں اخلاص توحید میں حکم برداری میں غرضکہ ہر بات میں اول نمبر تھا اور جو رسول آیا نمونہ نیکی آیا۔

(۳) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (الفاطر ۳) ترجمہ۔ ہمنے برحق تجکو بھیجا ہے خوشخبری دینے والا ڈر سنانے والا اور نہیں کوئی اُمت کہ اس میں نذیر نہ گزرا ہو۔

پہلے ٹکڑے میں خطاب ہے کہ اے محمدؐ ہمنے آپ کو اپنی طرف سے بشیر و نذیر کا مرتبہ عطا کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ تو سچا اور برحق بشیر و نذیر ہے۔

دوسرے سے ہویدا ہے کہ جتنی بھی آجتک جماعتیں گزری ہیں ہر جماعت میں نذیر گزرا ہے چونکہ عرب کی جماعت اس سے خالی تھی اسلئے آپکو اس جماعت میں مبعوث کیا حالانکہ آپ ہر قوم کے لئے ہادی ہیں اور یہی ذیل کی آیت سے ہویدا ہے۔

(۴) اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد) ترجمہ اے محمد بلاشک آپ ہی ڈر سنانیوالے

ہیں اور ہر قوم کے لئے راہ نیک دکھانے والے ہیں۔

عکرمہ رضہ نے کہا کہ منذر اور ہادی سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ہیں آیت کے معنی یہ کہ اے محمد رسول اللہ تو ڈر سنانے والا ہے اور ہر قوم کیلئے نیکی کی طرف بلانے والا ہے۔

ان آیتوں سے واضح ہے کہ بشیر برحق نذیر برحق اور منذر اور ہادی راہ نیک حضرت محمد رسول اللہ کے توصیفی نام ہیں اور جو شخص خدا کی طرف سے ہوتا ہے خدا تعالیٰ اُسے ایک دو جگہ خاص نام سے اور باقی موقعہ بموقعہ توصیفی نام یا اضافی اسماء سے اور ضمائر سے اپنے کلام میں یاد کیا کرتا ہے۔ پس اس عادۃ اللہ کے موافق اوتاروں کو نبی ماننے والوں کا اور آریوں کا فرض ہے کہ وہ بھی قرآن شریف یا ویدوں سے نکالکر دکھادیں کہ کس جگہ انکے نام مذکور ہیں اور کس جگہ ان کو خطاب یا اضافت سے خدا نے یاد کیا ہے تا کہ ان کا رسول خدا ہونا سب پر واضح ہو جاوے اور جس طرح انکی قوم کے لوگ انکو اوتار مانتے چلے آئے ہیں اسی طرح اگنی وایو وغیرہ کا وید کے رشی ہونا ان کی معتبر تواریخ قدیمہ سے دکھادیں یا روئے زمین پر اُنکی ہستی ہدایت اور تعلیم کے نشان بخوبی معلوم کرادیں کہ کیا ہیں اور کہاں کہاں ہیں۔

اسجگہ ایک رام چندر جی اور کرشن جی کو رسول بنانے کی کوشش کرنے والے نے مسلمانوں کو ایک مغالطہ یہ دیا ہے کہ شروع کتاب میں بجائے بسم اللہ کے ایکو برھمہ دوتیہ ناستے لکھا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسکو طریق رسول عربی فداہ ابی و امی بسم اللہ شریف سے شروع کرنا منظور نہیں یا معیوب جانتا ہے اور اپنے من مانے رسولوں کو نمستے (سلام اللہ علیہما) کہکر ہندوانہ طرز سے کتاب لکھنا منظور ہے تاکہ ہندو اس سے خوش ہوں پیسہ ٹکا زیادہ دیں۔

پس یہ وید کی عبارت نہیں ۲ وید کے رشیوں کا قول نہیں ۳ رام چندر جی اور کرشن جی کا کلام اور وظیفہ نہیں ۴ ایک مصنف کی کتاب کی عبارت نہیں بلکہ دو مستور الحال مصنفوں کی دو کتابوں کے دو ٹکڑے ہیں کسی خود غرض لالچی نے مسلمانوں کے مقابل کلمہ گو بننے کی نیت سے میان طویل القد کو لکھا دیا ہے۔

لا الہ الا اللہ کا ترجمہ اور ہے اور اس عبارت کا ترجمہ اور ہے لا واسطے نفی غیر کے اور الا بمعنے غیر کے ہے۔ اللہ اسم ذات ہے اس سے جنس غیر کی نفی اور ذات پاک کا اثبات ہوتا ہے اور

ایکو برھمہ دو تیونا ستے میں لفظ یہ ہیں (ایکہ - برہمہ - دو تیہ - نہ - استت) اس میں برھمہ اسم صفت ہے اسکے معنی ہیں اکبر اسم ذات نہیں دوسرے ایکہ اگرچہ اسم عدد ہے تو بھی یہاں صفت کے محل پر استعمال ہوا ہے اسکے معنی ہیں یکے پس یکے اور اکبر ہر دو کسی ذات کی صفت ہیں جسکا اس جملے میں اسم ظاہر نہیں - دو تیہ بھی اسم عدد ہے اسم غیر معین نہیں اور نہ حرف اِلّا اور غیر کے معنی میں مستعمل ہے اسکے معنی ہیں دوسرا دوئمی - نہ استت وہی فارسی لفظ نیست ہے یہ بھی نفی جنس کیلئے یہاں وارد نہیں ہوا بلکہ دو تیہ کی نفی کیلئے آیا ہے - اسکے معنی ہیں نہیں - اور کل جملے کے معنے ہیں (ایکہ) یکے (برھمہ) اکبرست (دوتیہ) دوئمی (ناستے) نیست - اب ناظرین انصاف فرمائیں کجا لا الٰہ الا اللہ جسکے معنی ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے پاک ذات اللہ کے اور کجا یہ فقرہ جسکے معنی ہیں یکے اکبر ہے دوئمی نہیں جس سے صاف واضح ہے کہ انکے معبود دو ہیں جن میں سے ایک بڑا ہے دوسرا چھوٹا ہے اور یہ ایک معمولی سا فقرہ ہے نفی و اثبات کا کلمہ نہیں یہ سبب طوالت قامت کی شامت کہیے شرک کو توحید قرار دیکر بجائے بسم اللہ کے شروع کتاب میں لکھوایا گیا اور بجائے کلمۃ التوحید کلمہ کفر زبان سے نکلوایا گیا ہے ورنہ مثل ہے کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں -

نیز اسی قبیل سے ہے آپکا خدا تعالیٰ کے اسماء حسنے چھوڑکر انبیا کے نام کی مالا بنانا اور سچے موتیوں میں کھوکھلے ملانا - کجا دُرِ عدن کجا خر مہرۂ ہند - جسپر یہ دعویٰ کہ صراف ہوں تو میں ہوں میرے کنکروں کو بھی سچے موتیوں میں لے لو جیسا کہ میں نے رلا رکھے ہیں -

نیز اسی قبیل سے ہے آپکا صـ۳ پر لکھنا کہ ہندوستان کے نامور بزرگوں سری رامچندر اور کرشن جی اور مہاتما بودھ کے حالات پڑھنے اُنکی طرز زندگی پر غور کرنے انکی تعلیمات پر منصفانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے وہی حالات تھے جو سیدنا حضرت ابراہیم و موسے و عیسے وغیرہ علیہم السلام کے پائے جاتے ہیں اور وہی تعلیم تھی جسکا ذکر بار بار قرآن شریف میں آیا ہے، چنانچہ اسنے اسیواسطے ہندوؤں کے بزرگوں کے نام کے ساتھ سری اور جی اور مہاتما لگادیا ہے اور اولوالعزم انبیا کے نام موسے و عیسیٰ وغیرہ کر کے لکھدیے ہیں ورنہ خداپرست اور ذی علم و ذی شعور مسلمان کے قلم سے ایسا کیونکر لکھا جا سکتا ہے - نعوذ باللہ منہا -

کفر کی تعلیم نہیں دیتے اپنی ذات کی اور دئی دیوتا کی پوجا نہیں کرواتے جیساکہ انبیاء و رسولان
اسلام کہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہؐ تک ختم ہیں لاکھ سے زیادہ ہوئے
مگر سبنے اپنی شان کے موافق ہی تعلیم دی - اب جو کوئی بھی رام چندر جی یا کرشن جی کو یا اگنی وایو
اور ادتیہ انگرا کو رسول بتادے اسپر فرض ہے کہ وہ بھی اپنی کتاب دیدوں سے انکی نبوت و
رسالت کی شان بتادے اور قرآنی رسولوں کے اعمال کے موافق انکے اعمال مقدس دکھادے
تاکہ وہ ایک اُستاد کے شاگرد اور ایک ہی گرو کے چیلے ثابت ہوں اور جیساکہ اس آیت سے
رسولوں کا صاحب کتاب اور صاحب حکم شریعت او نبوۃ اور حقیقی معلم ہونا ثابت ہوتا ہے
ویسے ہی ویدوں سے رشیوں کا صاحب کتاب و شریعت و نبوت ہونا اور حقیقی معلم ہونا دکھادے -
دنیا پر دو تواریخ اسوقت زبردست مانی جاتی ہیں - انگریزوں اور مسلمانوں یا ہندوؤں اور
اپنوں بیگانوں نے جو کچھ رطب و یابس لیا ہے انہی سے لیا ہے - ایک کا نام ہے بالمیکی رامائن
جو کہ بالمیک رشی نے بنائی اور رام چندر کے دربار میں انکے فرزندوں لو اور کش نے باجے پر
گاکر سُنائی تھی جسکو سُنکر وہ خوش ہوئے اور تسلیم کی اُنکے علاوہ دوسرے موجودہ رشیوں
نے بھی اُسے تسلیم کیا اور صحیح جانا ہے اس سے رام چندر جی کے حالات دریافت ہوتے ہیں
اور یہ بات اسکی مطالعہ کرنیوالوں سے مخفی نہیں کہ اس کتاب سے رام چندر کا حقیقی پرمیشور
ہونا ثابت ہوتا ہے جو حلول فرماکر راون وغیرہ کا استیصال کرنے آیا تھا اسکے اعمال رسولوں
سے بالکل الگ تھے وہ خود رشی نہیں تھا بلکہ اسکی حکومت و عدالت میں رشی رہتے تھے اور آجتک
انکے کسی معتقد نے انکو رشی یا رسول مانا ہے کیونکہ اوتار کو رشی ماننا اوتار کی شان کے خلاف ہے،
دوسری کا نام مہابھارت ہے اسکے مصنف بیاس رشی ہیں کرشن جی کے حالات جنے بھی
جسقدر لکھے ہیں اسی سے اخذ کئے ہیں اس سے انکا خدا ہونا واضح ہے اور آجتک جسنے بھی
اُنہیں مانا ہے خدا کرکے مانا ہے کہ حلول فرماکر کنس کو مارنے آیا تھا وہ خود رشی نہیں تھا اور
نہ اسکو آجتک کسی نے رشی کرکے مانا ہے بلکہ سبنے اوتار ہی جانا ہے جو مرتبہ میں رشی سے برتر ہے:
اگنی - وایو - ادتیہ - انگرا آریوں سے سننے میں تو ضرور آئے مگر انکی ہسٹری تو درکنار
ویدوں میں انکے نام تک نہیں بس جو کتاب جسکے نام تک سے واقف نہو وہ اسکے حالات یا صفات

کیا بیان کر سکتی ہے۔

پس جیسا کہ نامبردہ اوتاروں کو اپنی زبردستی سے رسول و رشی بناتا ہے ویسے ہی اگنی وغیرہ کو رشی بناتا ہے کہ مذہب کی بنیادی کتاب اور قومی و ملکی تواریخ میں انکا نام تک نہیں اور نہ قرآن و حدیث ہی انکی رسالت پر ناطق ہے۔

اول تو حالات کا مساوی ہونا رسالت و نبوت کے لئے کافی ثبوت نہیں بہتیرے امتی اپنے نبی کی زندگی کا نمونہ ہوتے ہیں حالانکہ وہ نبی نہیں ہوتے اسیواسطے وارد ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری اُمت کے عالم بنی اسرائیل کے انبیا کا نمونہ ہیں پس ثبوت رسالت کیلئے دلائل کا ہونا ضروری ہے جس سے مالا والے کا پیٹ خالی ہے دوئم یہ کہ مذکورہ بالا ہندی اصحاب بادشاہ تھے حکیمانہ تعلیم سے پورے ماہر کرائے گئے چنانچہ سامری کی طرح کرشن جی بھی بڑے بڑے کرشمے دکھایا کرتے تھے اور وہ سب مہابھارت میں درج ہیں مگر ان میں اور انبیا کے اعجاز میں فرق کرنا خداداد بصیرت کا کام ہے قد کی طوالت کا نہیں اگرچہ عوج بن عنق سے بھی زیادہ ہو کیونکہ دونوں کا وقوع و صدور ایک ہی طرز پر ہوتا ہے حضرت موسیٰ عم کا عصا پھینکنا اور ساحروں کا لاٹھی اور رسّی ڈالنا بظاہر یکساں تھا۔

چنانچہ سوئم انبیاء شام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالات مع انکی رسالت کے قرآن شریف سے اظہر ہیں اسواسطے وہ یقینی ہیں انکے وقوع میں آیا ہوا ہونے میں شبہ نہیں اور بزرگان ہنود کے حالات وغیرہ قرآن شریف سے منطوق نہیں اور نہ کسی رسول کی زبان مبارک سے ثابت ہیں اور نہ انکی رسالت و نبوت ہی یقینی طور پر ثابت ہے کہ بلا تامل مان لیں اور جو مورخی پوجکوں نے حالات لکھے ہیں بڑے مبالغوں سے بھرپور ہیں اور کسی صحیح معیار کے رو سے پایۂ صداقت کو پہونچے ہوئے نہیں پھر کسکا مقابلہ اور کس سے مقابلہ۔

اگر آپ مقابلے کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو آپکا پہلا فرض یہ ہے کہ جیسے حضرات انبیاء علیہم السلام والصلوٰۃ کے حالات و ثبوت رسالات منقے و مصفے ہمارے پاس موجود ہیں ویسے ہی انکے قرآن و حدیث یا وید سے آپ مہیا کر دیں تاکہ مقابلہ کے قابل ہوں اور آپکا اعلیٰ مورخ اور سچا محقق ہونا بھی سب پر روشن ہو جاوے۔

ناظرین انصاف کی نظر سے دیکھیں کجا قرآن شریف وحی الٰہی ہمارا دین و ایمان جس سے حضرت موسےٰ اور جناب عیسےٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور کجا جناب طوالت مآب کی یوگ واشسٹ کتاب غیر مستند جسکو اس زمانے کے آریے بھی نہیں مانتے اور بنانے والے نے محض سُنے سُنائے فسانوں پر تصنیف کی ہے بلکہ یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ کسکی بنائی ہوئی ہے - پھر ایسی کتاب کی طرف توجہ دلانا بالخصوص قرآن شریف کی ہم پلہ جان کر - دوئم غیر رسول کو رسول قرار دینا - سوئم غیر رسول کو رسول منوانے کی کوشش کرنا - چہارم جھوٹے اور غیر مستند حالات اور قرآن شریف کے یقینی بیانات میں فرق نکرنا - اسکی بابت جناب فتوی تو کرائیں تاکہ معلوم ہووے یہ کیسے فعل ہیں اور انکا ارتکاب کس حد تک جرم ہے اس جرم کا مرتکب اسلام میں کس وقعت کا شخص ہے -

(چہارم) شان انبیا و رسولوں کے اعمال میں گفتگو کرنا ممنوع نہیں بشرطیکہ معقول طریق پر ہو نہ فرعونی طریق پر - باوجودیکہ وہ دعوی خدائی کرتا اور طریق مناظرہ اور شان رسالت اور امور قدرت پر نظر ڈالنے سے محض ناواقف چنانچہ تذکرۂ قرآن شریف سورہ شعرا رکوع ۱ میں وارد ہے کہ جب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام فرعون مصر کے پاس آئے تو وہ انکی ہسٹری پر نظر ڈالکر بولا کہ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا - وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ - وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ترجمہ ۱ کیا تو نے ہمارے درمیان پرورش نہیں پائی ۲ اور اپنی عمر کے کئی سال تو نے ہمارے درمیان نہیں کاٹے ۳ اور تو نے کیا وہ کام جو تو نے کیا ۴ اور تو منکروں سے ہے -

چونکہ پہلی بات ایک خالی احسان اور منت کا دباؤ اور ناقابل جواب تھی اور چوتھی محض حقارت اسواسطے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے ادھر التفات نہ کی اور تیسری بات اعمال کے متعلق تھی فوراً جواب دیا کہ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ترجمہ ۱ میں نے وہ کام اسوقت کیا تھا کہ حق کی تلاش میں تھا اور میں بھاگ نکلا جبکہ میرے دل میں تمہارا ڈر تھا ۲ سو اب میرے رب نے مجھے حکم بخشا اور پیغمبر بنایا ہے اس نے بھی اس کام کا نام نہیں لیا آپ نے بھی نہیں لیا تاکہ اُسے الزام کا موقعہ ملے اور بات یہ ہے کہ میں

تمہاری حکومت میں کفا تم سے ڈر کر بھاگ نکلا اب خدا تعالیٰ نے مجھے خود صاحب حکم کیا اور اپنا رسول بنایا ہے اسلئے جسکا مامور ہوں اس سے ڈرتا ہوں اور رسالت میرا ذاتی کام نہیں اسی کا حکم بجالاتا ہوں الحاصل جب کوئی رسالت کا دعوی کرتا ہے جبھی اسکی ہسٹری اعمال و افعال پر نظر ڈالی جاتی ہی چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم بھی فرماتے ہیں وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (یونس ع ۲) اور بیشک دعوی رسالت سے پہلے میں تم میں ایک پوری عمر رہا ہوں کیا تم نہیں سمجھتے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا امانت میں خیانت نہیں کی صبر استقلال اولو العزمی حلم تامل کبھی نہیں چھوڑا۔ جھوٹا دعوی قتل چوری وغیرہ خلاف شان انبیا کوئی فعل کبھی نہیں کیا اور اس بات کے بھی تم خود ہی گواہ ہو کیونکہ میں چالیس سال تک دعوی نبوت سے پیشتر تم میں رہ چکا ہوں کہ جن باتوں کا آج تمہیں حکم کرتا ہوں یا جو عمل ب بجالاتا ہوں اسکے خلاف کوئی قول یا فعل مجھ سے سرزد کبھی نہیں ہوا۔

پس مخالف و منکر کے روبرو رسول کے اعمال کا پیش کرنا فرض عین ہے تاکہ منصف لوگ ان کو پرکھیں پس آپکا فرض ہے کہ آپ رام چندر اور کرشن جی کے اور آریہ صاحبان اپنے رسولوں کے وہ حالات پیش کریں جو وید و قرآن یا بروایات صحیحہ صدوق اور ثقہ سے منطوق ہوں کہ انکے اصلی نام حقیقی و اضافی صفات اور عمر بھر کے چیدہ چیدہ حالات کیا تھے تاکہ اہل بصیرت انہیں محک امتحان پر لائیں اور معلوم ہو کہ درحقیقت انکے خدا نے انکو عہدہ رسالت پر مامور کیا تھا اور انکے اعمال رسولوں کے اعمال کے موافق و مطابق تھے مگر ان میں تو انکے نام تک بھی درج نہیں اور نہ معتبر تواریخ میں مستند طور پر انکے کسی حال کو کسی صدوق اور ثقہ نے کسی صدوق اور ثقہ سے روائت کیا ہے آپکے تازہ تازہ اور چیدہ چیدہ شگوفے کچھ اور ہی رنگ لاتے ہیں ان سے وہ خدا کے رسول ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے آپ کا سبز باغ دکھانا لاحاصل ہے۔

اور بصد ادب التماس ہے کہ ریوڑی گنڈے کے عاشق ہندوؤں کو بہکا کر طمع دنیا کےلئے شان و عظمت انبیا کو غیر انبیا کے برابر نکریں خدا تعالیٰ خالق کائنات سے ڈریں دنیا روز چند عاقبت بخدا پیوند ہ

زباں مے کند مرد تفسیر داں | کہ علم و ادب می فروشد بناں
مبادا دل آں فرومایہ شاد | کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

تمت